

استاد المجاہدین

استاد یاسر حفظہ اللہ کے ساتھ

ادارہ حطّین کی گفتگو

ادارہ حطّین

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

استاد المجاہدین؛ استاد یاسر کے ساتھ ادارۂ حطین کی گفتگو

عربی سے ترجمہ شدہ

مترجم: محمد مثنّٰی حسّان

ادارۂ حطین

نامِ کتاب	استاد المجاہدین؛ استاد یاسر کے ساتھ ادارۂ حطین کی گفتگو
نامِ مترجم	محمد مثنیٰ حسان
تعداد	۱۰۰۰۰
تاریخِ اشاعت	شعبان ۱۴۳۰ھ
ناشر	ادارۂ حطین
قیمت	

تعارف

استاد یاسر ۱۳۷۳ھ (۱۹۵۳ء) میں کابل میں پیدا ہوئے۔ آپ نے جامعہ کابل سے علومِ سیاسی کی سند حاصل کی۔ پھر آپ ۱۳۹۴ھ میں پاکستان ہجرت کر گئے۔ وہاں سے مدینہ منورہ گئے اور جامعہ اسلامیہ سے تعلیم حاصل کی۔ اسی دوران افغانستان میں روس کے خلاف جہاد کا آغاز ہو گیا، لہٰذا آپ فریضۂ جہاد کی ادائیگی کے لئے واپس افغانستان آ گئے۔ جہادِ افغانستان کے دوران آپ 'اتحادِ اسلامی' کے تحت سیاسی امور کے نگران رہے۔ روسی انخلاء کے بعد آپ مجاہدین کی تشکیل کردہ افغان حکومت میں یکے بعد دیگرے اطلاعات اور تعمیر کے وزیر رہے۔ تاہم خانہ جنگی ہونے پر آپ نے وزارت چھوڑ دی اور پاکستان آ کر 'جامعۂ دعوت و جہاد' کے شعبۂ اصولِ دین میں پڑھانے لگے۔ پھر جب طالبان کی تحریک شروع ہوئی تو آپ نے اس کی تائید و نصرت کی۔ ۱۱ ستمبر کے مبارک حملوں کے بعد آپ کو امارتِ اسلامیہ کے تحت تعلیم و تربیت کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔ اس دوران آپ پاکستان آئے ہوئے تھے کہ آپ کو پاکستان کی خفیہ ایجنسیوں نے گرفتار کر کے کرزئی حکومت کے حوالے کر دیا۔ پھر ۱۴۲۸ھ میں طالبان نے ایک اطالوی صحافی کے بدلے آپ کو رہا کروایا اور آپ دوبارہ امریکہ و نیٹو کے خلاف جہاد میں سرگرم ہو گئے۔ حال ہی میں آپ کو پاکستان کی خفیہ ایجنسیوں نے دوبارہ گرفتار کر لیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو جلد رہائی عطا فرمائیں اور آپ دوبارہ مجاہدین کی رہنمائی کے فرائض سرانجام دیں۔ ادارۂ حطین نے آپ کے ساتھ درج ذیل گفتگو آپ کی گرفتاری سے چند ماہ قبل کی تھی۔

حطین: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

استاد یاسر: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حطین: محترم استاد صاحب! مختصراً بتائیے گا کہ افغانستان کے موجودہ حالات کیسے ہیں؟

استاد یاسر: **الحمدللّٰہ رب العالمین، والصلٰوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه أجمعین، وبعد:** امریکہ سے پہلے بھی کئی عالمی طاقتیں افغانستان میں داخل ہوئیں اور شکست سے دوچار ہوکر یہاں سے نکلیں۔ اور آج الحمد للہ، امریکہ ونیٹو کی شکست وہزیمت کے آثار بھی واضح ہو چکے ہیں۔ جنوبی افغانستان میں تو وہ اب صرف اپنے مراکز تک محدود ہوکر رہ گئے ہیں اور طالبان کو بالفعل وہاں قوت وتمکین حاصل ہے۔ طالبان کی فتح کا اندازہ اس امر سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے کہ اب جنوبی علاقوں میں اپنی گرفت مستحکم کرنے کے بعد وہ شمالی علاقہ جات اور دارالحکومت کابل میں بھی مسلسل کارروائیاں کر رہے ہیں۔

حطین: افغانستان کے عام مسلمان مجاہدین کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟ آیا ان کا سوادِ اعظم مجاہدین کی تائید ونصرت کرتا ہے یا مجاہدین اب بھی ان کے درمیان اجنبی ہیں؟

استاد یاسر: آغاز میں عام مسلمانوں پر امریکہ کا رعب تھا اور وہ اس کی طاقت سے خائف تھے، تاہم بعد میں جب انھوں نے ان صلیبیوں کی بزدلی اور مجاہدین کی استقامت دیکھی تو آہستہ آہستہ مجاہدین کی مدد ونصرت کرنے لگے۔ الحمد للہ، عامۃ المسلمین کا بڑا حصہ آج ہمارے ساتھ ہے حتیٰ کہ جنوبی افغانستان میں تو طالبان کی تحریک اب ایک عوامی تحریک بن چکی ہے۔

حطین: کیا امیر المؤمنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ نے تمام مسلمانوں سے نفیر (یعنی جہاد کے لئے نکلنے) کا مطالبہ کیا ہے؟

استاد یاسر: سبحان اللہ! آپ نے مجھ سے عجیب سوال کیا ہے؟ قران تو کہتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں جو ہمیں جہاد کے لئے بلاتے ہیں (نفیر کرتے ہیں)۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا......﴾ (التوبۃ:۴۱)

''نکلو! خواہ ہلکے ہو یا بوجھل......''

یہ امیر المؤمنین نے تو نہیں کہا کہ ''إنفروا خفافًا وثقالًا''۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نفیر ہے، امیر المؤمنین کی نفیر تو نہیں ہے۔ اگر مشرق و مغرب میں ایک مسلمان عورت بھی کفار کی قید میں چلی جائے تو امیر المؤمنین بلائیں یا نہ بلائیں، جہاد امتِ مسلمہ پر فرض عین ہو جاتا ہے۔ پس نفیر کے انتظار میں بیٹھنے والے آج کس بات کے منتظر ہیں!

حطین: پچھلے کچھ عرصے میں طالبان کے بعض قائدین شہید ہوئے ہیں مثلاً ملا اختر عثمانیؒ، ملا داد اللہؒ جبکہ بعض دوسرے گرفتار ہوئے ہیں مثلاً ملا منصور داد اللہ وغیرہ۔ آپ کیا دیکھتے ہیں کہ افغانستان کی تحریکِ جہاد پر ان واقعات کے کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں؟

استاد یاسر: دیکھیں! اثر تو یقیناً پڑتا ہے۔ تاہم جو شہید ہو گئے تو یہ ان کی خوش قسمتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی شہادت سے محروم نہ رکھے۔ حقیقت یہ ہے کہ روس کے خلاف جہاد میں جو قائدین شہید ہو گئے، وہ کامیاب ہو گئے اور جو باقی رہ گئے تو ان میں سے بعض کو امریکہ نے فتنے میں ڈال دیا۔ کاش! سیاف 'حاجی' کی جنگ میں ہی شہید ہو گیا ہوتا۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ یقیناً میدانِ جہاد کا بطلِ عظیم ہوتا، لیکن وہ زندہ رہا اور اب امریکہ کی جھولی میں ہے۔ میرے بھائیو! جہاد کا اساسی ہدف تو جنت کا حصول ہے۔

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (آل عمران:۱۸۵)

''جسے آگ سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ یقیناً کامیاب ہو گیا، اور دنیا کی زندگی تو بس دھوکے کا سامان ہے''۔

ہم میں سے جو شہید ہو گئے وہ تو ان شاء اللہ جنتیوں میں سے ہیں، جبکہ باقی رہنے والے کسی بھی وقت فتنے کا شکار ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا اپنے لئے اقتدار و حکومت نہ مانگو۔ میں ان تمام مراحل سے گذر چکا ہوں؛ پہلے جامعات میں تعلیم کا مرحلہ، پھر ہجرت کا مرحلہ، خندقوں میں جہاد کا مرحلہ، وزارت کا مرحلہ، فتح کا مرحلہ، عالمی اور ایوانی سیاست میں داخلے کا مرحلہ، پھر فتح کے بعد سقوط کا مرحلہ، دوبارہ جہاد کا مرحلہ اور قید و بند کا مرحلہ۔ یقین کرو! یہ زندگی آزمائش کی زندگی ہے۔ حکومت کا ملنا اور پھر اسے ٹھیک ٹھیک چلانا بہت

مشکل کام اور بڑی آزمائش ہے۔ جہاد کی خندقوں میں بیٹھ کر شریعت کی پابندی کرنا تو بہت آسان ہے لیکن کرسیٔ حکومت پر بیٹھ کر شریعت کی پابندی کرنا بہت مشکل ہے، لہٰذا اس مرحلے کے حصول کے لئے عجلت نہ کرو۔ فقط ایک چیز کی طلب میں جلدی کرو...... اور وہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخلہ ہے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو باقی رہ گئے ہیں، اللہ انھیں جلد شہادت عطا فرمائیں۔ ہم اس چیز کے مکلّف نہیں ہیں کہ ہماری زندگی میں ہی دین غالب ہو جائے بلکہ فقط یہی ہمارے ذمے ہے کہ ہم ایمان پر قائم رہتے ہوئے اس کی کوشش کریں اور راہِ حق سے نہ بھٹکیں، ورنہ اللہ تعالیٰ انھیں لے آئیں گے جو دینِ اسلام کے لئے سب سے بہتر ہوں گے۔

﴿وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ﴾ (محمد ۳۸)

''اور اگر تم منہ موڑو گے تو وہ تمہاری جگہ اور لوگوں کو لے آئے گا، اور وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے''۔

اللہ تعالیٰ نے اصحابِ رسولؐ سے فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ (المآئدہ:۵۴)

''اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ جلد ایسے لوگ لائے گا کہ وہ ان سے محبت کرتا ہو گا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے''۔

امت کا اتفاق ہے کہ صحابہ کرامؓ خیر القرون کے سب سے بہترین لوگ تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ فرمایا ہے تو ہماری آخر حیثیت ہی کیا ہے؟ لہٰذا یہ گمان نہ کرو کہ اسلام اور اس کی سعادت تمہاری کوششوں اور جہد سے وابستہ ہے، قطعاً نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے دین کی نصرت ایک مکڑی سے بھی کروا لیتے ہیں؛ جیسا کہ غارِ ثور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ پیش آیا۔ وہ تو ان لشکروں کے ذریعے بھی اپنے دین کی مدد کر سکتے ہیں جنہیں ہم دیکھ نہیں سکتے۔

﴿وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ (الفتح:۴)

''اور آسمانوں اور زمین کے (سب) لشکر اللہ ہی کے ہیں۔ اور اللہ خوب جاننے والا، خوب حکمت والا ہے''۔

پس ہم پر یہی لازم ہے کہ ہم دینِ اسلام کے لئے اپنے تن من دھن کی بازی لگا دیں، اسلام کی خاطر

قتل کر دیئے جائیں، اور اس دین اور اللہ کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو جائیں۔ یہ زندگی آزمائش ہے، جو اس آزمائش سے کامیابی سے نکل گیا اور جنت میں داخل ہو گیا، وہ خوش قسمت ہے اور جو اس سے محروم کر دیا گیا وہ ہر خیر سے محروم ہے۔

حطین: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ طالبان کو پاکستان کی خفیہ ایجنسیوں نے کھڑا کیا تھا اور آج بھی افغانستان میں یہ ان کی پشت پناہی کر رہی ہیں، اور یہ لوگ اس یقین سے یہ بات کرتے ہیں کہ جیسے یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ آپ اس بارے میں کیا کہیں گے؟ نیز ان خفیہ ایجنسیوں کے کردار پر بھی ذرا روشنی ڈالئے۔

استاد یاسر: روسی اتحاد کے خلاف جہادِ افغانستان کے دوران پاکستان کی خفیہ ایجنسیاں ہر جہادی گروہ کے پاس جاتی تھیں اور ان سے تعلقات قائم کرتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُس وقت بہت سے گروہ ان کے اثر سے نہ بچ پائے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایجنسیوں نے ہی ان گروہوں کو قائم کیا تھا، بلکہ یہ تو اس لئے ان سے تعلق قائم کرتی تھیں تا کہ اپنے مفادات کے تحت ان میں داخل ہو کر انہیں خراب کر سکیں اور ان کی قیادتوں تک پہنچ سکیں۔ پھر اگر کوئی قیادت ان کے موافق نہ چلتی تو یہ اسے قتل کروا دیتے اور اپنی مرضی کی متبادل قیادت لے آتے۔ یہ خفیہ ایجنسیاں اس بات کی کوشش کرتی تھیں کہ ہر گروہ کو گھیریں، اس کے لوگوں کو خریدیں اور اس کی عمارت کو ڈھا دیں۔

دراصل ایسے لوگوں کا کردار کوئی نیا نہیں ہے بلکہ ہر دور میں ایسے لوگ موجود رہے ہیں۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انصار و مہاجرین صحابہؓ کے درمیان بھی عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی موجود تھے، اور یہ سلسلہ آئندہ بھی چلتا رہے گا۔ تاہم ہر جہادی تحریک پر لازم ہے کہ وہ ان سے ہوشیار رہے اور سمجھ لے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ رکھنا ہے۔

اس ضمن میں سب سے واضح مثال آپ کے سامنے تحریکِ طالبان کی صورت میں موجود ہے۔ طالبان جان گئے تھے کہ ان ایجنسیوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا ہے۔ پس جب ان ایجنسیوں نے یہ دیکھا کہ طالبان ان سے بری ہیں اور ان کی قیود کے قطعاً پابند نہیں ہیں تو انہوں نے امریکہ و نیٹو کی مدد کی تا کہ وہ طالبان پر حملہ کر سکیں۔

پس انسانوں کو پرکھنے کا پیمانہ بالکل واضح ہے۔ اگر آپ دیکھیں کہ ایک گروہ نے راہِ جہاد میں شدید آزمائشیں جھیلی ہیں، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی ہیں اور شہدا و زخمی پیش کئے ہیں، اور پھر بھی وہ لوگ

کفار کے مقابلے میں کھڑے ہیں تو جان لیں کہ وہ حق پر ہیں۔

حطین: گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو مجاہدین نے امریکہ کو اس کی اپنی سرزمین پر نشانہ بنایا اور اس کے عسکری و تجارتی مراکز پر حملہ کیا، اس واقعے کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟

استاد یاسر: پہلے میں یہ عرض کرتا چلوں کہ اسلام ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم کسی معاملے میں اپنی مرضی سے یا اپنی خواہش کے مطابق کوئی 'رائے' قائم کریں، اور ۱۱ستمبر کے واقعے کے متعلق بھی کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسلام کے بجائے اپنی خواہشات کے تحت کوئی بات کرے۔

(پھر انھوں نے مسکراتے ہوئے کہا) ویسے پہلی بات یہ ہے کہ ۱۱ستمبر کے مبارک حملوں کے متعلق مجھ سے مشورہ تو نہیں لیا گیا تھا اور نہ ہی اس میں میرا کوئی عمل دخل ہے۔ دیکھئے! کلنٹن کے دور میں امریکہ نے افغانستان میں شیخ اسامہ بن لادن کے مرکز کو نشانہ بنایا تھا، جس میں ۴۹ مجاہدین شہید ہوئے تھے۔ پھر نواز شریف کے دور میں پاکستان کی سمندری حدود سے ان پر میزائل داغے گئے تھے۔ اسی طرح اس سے قبل سوڈان میں ان کے گھر کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ یہ سب ۱۱ستمبر سے پہلے کی بات ہے۔ تو اب کیا کسی کو حق ہے کہ وہ یہ کہے کہ امریکہ پر حملے کی کیا دلیل ہے؟ تم ایک شخص کو میزائیلوں سے نشانہ بناؤ، اسے جلاوطن کرو اور قتل کرو، اور پھر اس سے کہو کہ مجھے نہ مارنا؟ میں تمہیں قتل کروں، ماروں، میزائیلوں سے نشانہ بناؤں؛ یہ میرے لئے کوئی جرم نہیں بلکہ مباح ہے۔ لیکن اگر تم نے مجھے مارا تو یہ جرم ہوگا؟ بھلا یہ کیسی منطق ہے؟

ہم نے تو شریعت سے یہی سمجھا ہے کہ جو ہم سے لڑے گا ہم اس سے لڑیں گے، جو ہم پر میزائیل داغے گا اور ہمیں قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے، جو ہمارا خون بہائے گا ہم اس کا خون بہائیں گے، جو ہماری عورتوں کو رلائے گا اور ہمارے بچوں کو یتیم کرے گا ان شاء اللہ ہم اس کی عورتوں کو بیوہ اور اولادوں کو یتیم کریں گے۔

حطین: فلسطین، شیشان، کشمیر، الجزائر، اور عراق کے محاذوں پر لڑنے والے مجاہدین کے حوالے سے امارتِ اسلامیہ افغانستان کا مؤقف کیا ہے؟

استاد یاسر: جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا، اسلام کسی کو اختیار نہیں دیتا کہ وہ اپنی مرضی سے کوئی خاص مؤقف اختیار کرے؛ جو چیز اسے پسند ہو اس کی تائید کرے اور جو ناپسند ہو اس کی تائید نہ کرے۔ اسلام نے زندگی کے ہر پہلو کے لئے احکام وقوانین دیئے ہیں۔ لہٰذا اس حوالے سے قرآن کا حکم واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے طالبان یا غیر طالبان کسی کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ اس امر میں تفریق کریں کہ وہ طالبان کی تو

تائید کریں اور عراق کے مجاہدین کی مدد نہ کریں۔ بے شک عراق کے مجاہدین کی مدد کرنا اور ان کے دفاع میں دشمن سے لڑنا، ہر مسلمان مرد و زن پر فرض ہے، اور یہی معاملہ ہر دوسری جگہ کا ہے۔ چاہے طالبان کو یہ پسند ہو یا نہ ہو، بہر کیف یہ اسلام کا عائد کردہ فریضہ ہے۔

ہم تو ایک امت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ''مسلمین'' کے نام سے پکارا ہے۔ ہمارا دشمن ایک ہے، ہماری جنگ ایک ہے، ہماری صلح ایک ہے، ہمارا خون ایک ہے اور ہمارا امام ایک ہے۔ مشرق یا مغرب میں قید محض ایک مسلمان عورت کے لئے جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ یہ تو دشمن کی سازش ہے کہ اس نے ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے حتیٰ کے ہمارے فکر و عقیدہ کو بھی منتشر کر دیا ہے۔ کل میں مجاہدین کی ایک مجلس میں موجود تھا جنھیں سامانِ رسد کی ترسیل کے لئے خچر خریدنا تھا۔ ان میں سے ایک نے کہا: ''پنجابی خچر نہ خریدنا بلکہ پٹھان خچر خریدنا کیونکہ وہ افغانستان کے پہاڑوں پر چلنے کے قابل نہیں ہوگا''۔ گو اس کا ارادہ برا نہ تھا لیکن میں نے اس سے کہا: ''تم نے حیوانات کے معاملے میں بھی عصبیت کو داخل کر دیا ہے؟''

آج مسلمان 'وطن'، 'قوم'، 'حدود' اور 'آزادی' جیسی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں۔ ان اصطلاحات کا شریعت کی روشنی میں محاکمہ کرنا ضروری ہے۔ ایک مرتبہ صحابہٴ کرامؓ مجلس میں بیٹھے تھے تو ہر ایک بتانے لگا کہ میں فلاں قبیلے سے ہوں اور میں فلاں قبیلے سے۔ (یہ سن کر) حضرت سلمانؓ فارسی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ان سب کے تو خاندان اور قبائل ہیں، میں کس قبیلے سے ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلمان ہم میں سے، اہلِ بیت میں سے ہیں''۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے انصار و مہاجرین کے درمیان آپؓ کی اجنبیت بالکل ختم ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود انہیں یہ شرف اور منصب عطا کیا، اس کے بعد کون سی عصبیت باقی رہ جاتی ہے؟ (یہ بات کہتے ہوئے استاد یاسر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے)

حطین: پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں واقع لال مسجد پر ہونے والے حملے کے بارے میں
آپ
کیا کہتے ہیں؟

استاد یاسر: لال مسجد کا واقعہ پاکستانی فوج اور پاکستان کی پیشانی پر شرمندگی کا ایسا بدنما داغ ہے جو کبھی نہیں دھل سکتا۔ اور تاریخ میں جب بھی اس کا تذکرہ ہوگا تو پاکستان کی حکومت اور اس کی فوج ضرور لعنت و ملامت کی مستحق ٹھہرے گی۔ میں یہ کہوں گا کہ حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ کے خلاف حجاج نے مسجدِ حرام

(خانہ کعبہ) میں جو قتال کیا تھا، اس وقت سے لے کر آج تک یہ دوسرا واقعہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں مسجد کے اندر علماء، حفاظِ قران اور عام مسلمانوں کو شہید کیا گیا ہے۔ یہ لوگ ہمیں 'متشدد' کہتے ہیں، کیا جو کچھ لال مسجد کے ساتھ کیا گیا وہ تشدد نہیں تھا؟ ذرا دیکھئے کہ جمہوریت کا راگ الاپنے والوں نے لال مسجد کا کیسا حل نکالا؟ اور سیکولر طبقے نے لال مسجد والوں کے 'حقوق' کی کیسے حفاظت کی؟ پس لال مسجد کے واقعے نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ جنگ، اسلام اور جمہوریت کی جنگ ہے۔ نیز اس میں بے دین اور سیکولر لوگوں کی اسلام کے خلاف نفرت بھی کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ لال مسجد پر حملہ دراصل عالمِ اسلام کے خلاف جاری صلیبی وصہیونی یلغار کا حصہ ہی تھا۔

یہاں میں یہ بات بھی کہتا چلوں کہ یہ کوئی عام واقعہ نہیں تھا جو وقوع پذیر ہوا اور قصہ ختم ہو گیا۔ بلکہ اس واقعے نے پاکستان کی تاریخ ہی بدل دی ہے، اس واقعے نے پاکستانی معاشرے اور سیاست کو بدل ڈالا ہے۔ لال مسجد کے بعد پاکستان قطعاً ویسا نہیں رہا، جیسا کہ ماقبل تھا (یعنی پہلے پاکستان نے اسلام کا جو لبادہ اوڑھ رکھا تھا، وہ اب ہٹ گیا ہے اور مسلمانانِ پاکستان پر پاکستانی حکومت وفوج کا کفر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گیا ہے۔)

حطین: امریکہ ونیٹو کے خلاف جہاد میں آپ پاکستان کے قبائل بالخصوص اہلِ وزیرستان کے کردار کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟

استاد یاسر: اہلِ وزیرستان نے جس طرح مجاہدینِ عرب اور مجاہدینِ عجم کی نصرت کی ہے، اللہ تعالیٰ انھیں اس پر بہترین جزا عطا فرمائیں۔ جب دشمنانِ دین ان کے پاس آئے تو انہوں نے اپنی تمام استطاعت کے ساتھ مجاہدین ومہاجرین کا دفاع کیا، حتیٰ کہ اس کے بدلے انہیں شدید نقصانات کا بھی سامنا کرنا پڑا؛ ان کے گھر گرائے گئے، ان پر میزائل برسائے گئے اور انہیں ناحق قتل کیا گیا۔ پس میری دعا ہے کہ انھوں نے اسلام کی جو خدمت ونصرت کی ہے، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت دونوں جہانوں میں انھیں اس کا اجر عطا فرمائیں۔ آمین!

حطین: آپ ان مجاہدین کے نام کچھ کہنا چاہیں گے جو اس وقت کفار ومرتدین کی قید میں اپنے دن گزار رہے ہیں؟

استاد یاسر: اللہ کی قسم! تمام انسانوں کو پیش آنے والے مصائب لکھے ہوئے ہیں۔ ہر انسان کو نعمتوں میں سے بھی حصہ ملتا ہے اور اسے مصیبتوں سے بھی گزارا جاتا ہے۔ پس جو شخص اپنے دین کے لئے گرفتار

ہوا وہ تو خوش قسمت ہے، اس کی نسبت جو اپنے شر و فساد کی وجہ سے گرفتار ہوا۔ ایک عورت کہ جس کا شوہر اسلام کے لئے قربانی اور دین و شریعت کی خدمت کی وجہ سے گرفتار ہوا ہو تو اس کے لئے کس قدر اطمینان کی بات ہے، بجائے اس کے کہ اس کا شوہر شراب و منشیات سے متعلق جرم میں گرفتار ہوتا۔

حطین: سرزمینِ افغانستان میں بسنے والے مجاہدین کو آپ کیا پیغام دیں گے؟

استاد یاسر: سرزمینِ افغانستان میں بسنے والے مجاہدین کو میں یہ کہوں گا کہ اُس راہ پر ثابت قدم رہو جس پر تم ہو۔ صبر کرو اور جمے رہو، حق کی خدمت میں سرگرم رہو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔

حطین : آپ اہلِ پاکستان کو قبائلی علاقہ جات سے اٹھنے والے طالبان کے حوالے سے کیا پیغام دیں گے؟

استاد یاسر: میں یہی کہوں گا کہ خوشخبری ہے اہلِ پاکستان کے لئے اور بالخصوص سرحد کے باسیوں کے لئے کہ شریعت کے نفاذ کی خاطر طالبان تحریک اٹھ کھڑی ہوئی ہے؛ وہ تحریک کہ جس کا آغاز وزیرستان، سوات اور باجوڑ میں ہوا تھا۔ ان مجاہدین نے رہزنوں، منشیات فروشوں اور 'روشن خیال' لوگوں کو اپنے علاقوں سے نکال باہر کیا ہے اور یہاں ایمان و جہاد کی فضا پیدا کر دی ہے۔ یہ نہ صرف پاکستان، بلکہ افغانستان اور پوری امت کے حق میں خیر کی نوید ہیں۔

پس اے اہلِ پاکستان! انہیں اجنبی نہ جانو، نہ ہی انہیں اپنا دشمن سمجھو۔ یہ پاکستان کا امن قطعاً خراب نہیں کر رہے ہیں۔ پاکستان کا امن تو ایف۔بی۔آئی اور سی۔آئی۔اے کی خفیہ ایجنسیاں خراب کر رہی ہیں، جو پاکستان کی فوج اور قانون نافذ کرنے والے اداروں میں اپنے ایجنٹ داخل کر چکی ہیں۔ جہاں تک ان اہلِ دین طالبان کی بات ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اسلام و شریعت سے بخوبی واقف ہیں تو وہ تمام انسانوں میں بہترین لوگ ہیں۔ یہاں تک کہ سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں اور بلوں میں رہنے والی چیونٹیاں تک اِن نیکی کی تعلیم دینے والے صالح لوگوں کی قدر جانتی ہیں۔ پس تم بھی ان کا حق ادا کرو! انہیں اپنا دوست بناؤ، ان کی مدد و نصرت کرو اور ان سے معافی بھی مانگو کہ تم نے ان کے حق میں بہت تقصیر کی ہے۔

حطین: آپ پاکستان کے ان نوجوانوں سے کیا کہنا چاہیں گے جو امتِ مسلمہ کے خلاف یہود و نصاریٰ کی مسلط کردہ جنگ کے باوجود اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں؟

استاد یاسر: میں ان سے صرف ایک ہی بات کہوں گا کہ جیسے امریکی عورتیں ہوائی جہازوں کے ذریعے افغانستان میں ہم پر بمباری کرتی ہیں، جنگلوں اور پہاڑوں میں ہمارے خلاف لڑتی ہیں؛ اور وہ یہ سب کچھ اپنے کفر کی وجہ سے کرتی ہیں......تو خدارا نوجوانو! اتنا تو کرو کہ ان امریکی عورتوں جیسی جرأت ہی اپنے اندر پیدا کرلو اور ان سے لڑنے کے لئے اسلام کی خاطر اٹھ کھڑے ہو۔

حطین: امتِ مسلمہ کی بیٹیوں کو مخاطب کر کے آپ کیا کہیں گے؟

استاد یاسر: واللہ! اگر آپ میری باتوں کو مذاق میں لیں اور ان پر ہنسیں، تب بھی میں اپنی بیٹیوں کو یہی نصیحت کروں گا کہ اگر وہ جہاد کرنا چاہتی ہیں تو مجاہدین سے نکاح کر لیں۔ کیونکہ ایک عورت اس وقت ہی مجاہدہ بن سکتی ہے جبکہ اس کا شوہر بھی مجاہد ہو۔ یہ ممکن نہیں کہ ایک عورت شادی ایسے مرد سے کرے جو مجاہد نہ ہو اور خود مجاہدہ بن جائے۔ پس اپنی بیٹیوں کو میری یہی نصیحت ہے کہ آپ صرف اسلام کی خاطر نکاح کریں اور یقیناً یہ نکاح آپ کی زندگی بدل دے گا۔

یہاں میں تعددِ ازدواج پر بھی زور دوں گا کیونکہ یہ تعددِ ازدواج جہادی زندگی کا حصہ ہے۔ افسوس کہ یہ ہمارے معاشرے میں اسے معیوب سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا میں اپنی بیٹیوں سے کہتا ہوں کہ اسے قطعاً عار نہ سمجھیں۔ جہاد کے میدان میں تو اس کی اہمیت اور بھی زیادہ ہے۔ ذرا صحابیہ حضرت امِ کلثومؓ کا تذکرہ کیجیے کہ پہلے ان کا نکاح حضرت عمرؓ سے ہوا، وہ شہید ہو گئے تو ابنِ جعفرؓ سے نکاح ہوا، پھر وہ بھی شہید ہو گئے تو ان کا نکاح ایک اور صحابیؓ کے ساتھ ہوا۔ جہاد میں یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ شہداء کے گھرانوں کی کفالت کا مسئلہ اس کے بغیر حل نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یتیموں اور بیواؤں کے لئے کون سے دارالامان تھے؟ جب کوئی صحابیؓ فوت ہو جاتے تو ان کی بیوہ کا نکاح کسی دوسرے صحابیؓ سے ہو جاتا تھا۔ یوں بیوہ اور اس کے بچوں کی کفالت کا فطری اور مناسب ترین انتظام ہو جاتا تھا۔

حطین: پاکستان کے ذرائع ابلاغ اور اہلِ صحافت کو آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

استاد یاسر: مجھے افسوس ہے کہ پاکستان کے ذرائع ابلاغ اور اہلِ صحافت مجموعی طور پر کفار کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں اور ان کے اشاروں پر پاکستان میں بے دینی پھیلانے میں مصروف ہیں، **إلا من رحم اللّٰه**! ان میں سے بیشتر افراد اور ادارے دین سے نسبت کرنے والوں کو کوئی وقعت نہیں دیتے، بلکہ ان کی تضحیک و تذلیل تک سے نہیں چوکتے۔ اس کے برعکس ان کی توجہات کا مرکز ایسے افراد ہوتے ہیں جن کا یا تو دین سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہوتا یا پھر وہ کفر و الحاد کی خدمت میں مصروف ہوتے ہیں۔

اس بندۂ فقیر کی مثال ہی سے بات واضح ہو جائے گی۔ دیکھیں! اگر میں کوئی اداکار یا گلوکار ہوتا تو یہ صحافت والے خود آ کر مجھ سے گفت وشنید کرتے، اور میں ان کی تمام تر توجہ کا مرکز ہوتا لیکن چونکہ میں ایک عالم ومربی اور مجاہد فی سبیل اللہ ہوں تو مجھ سے کبھی کسی چینل نے رابطہ نہیں کیا۔ پچھلے تیس سالوں میں یہ پہلی مرتبہ ہے کہ پاکستان میں رسالہ ''حطین'' نے مجھ سے گفتگو کی ہے۔ لہٰذا میں اہلِ صحافت سے یہی کہوں گا کہ خدارا! اللہ تعالیٰ اور آخرت کا خوف کریں اور عوام الناس کو دین سے دور کرنے کی بجائے دین کی دعوت اور جہاد کے کلمے کو عام کرنے کا ذریعہ بنیں۔

حطین: ہم آپ کے بہت مشکور وممنون ہیں کہ آپ نے اپنی مصروفیات میں سے ہمارے لئے وقت نکالا اور ہمیں یہ سعادت بخشی کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھے اور آپ سے گفتگو کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے عوض بہترین جزاء عطا فرمائیں اور آپ کی کاوشوں کو شرفِ قبولیت سے نوازیں، آمین!

استاد یاسر: میں بھی آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ آپ آئے اور آپ کے ذریعے مجھے پاکستان میں بسنے والے اپنے مسلمان بھائیوں سے بات کرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھیں اور مزید خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائیں، آمین!

مطبوعاتِ حطین

☆کفار سے براءت کا قرآنی عقیدہ	مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ
☆مسلمانوں کے تعلقات کی اساس؛ لا الہ الا اللہ	سید قطب شہید رحمۃ اللہ علیہ
☆چہروں کی نہیں، کفریہ نظام کی تبدیلی مقصود ہے!	قاری عبدالہادی
☆ من لی بھذا الخبیث؟ (کون ہے جو میری حرمت کی خاطر اس خبیث سے نمٹے؟)	محمد مثنیٰ حسان
☆ یہ تہذیبی تصادم نہیں، صلیبی جنگ ہے!	مولانا ابو محمد یاسر
☆ مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟	شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
☆جہاد فی سبیل اللہ کے اساسی مقاصد	محمد مثنیٰ حسان
☆اور فتح کی خبریں آنے لگیں!	قاری عبدالہادی
☆ درسِ حدیثِ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ	شیخ ابو عبداللہ حفظہ اللہ

زیرِ طباعت

☆حکمرانوں کی قربت سے بچو!

(امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "**ما رواه الأساطين في عدم المجيء إلى السلاطين**" کا اردو ترجمہ) مترجم: مولانا عبید الرحمٰن

......ادارۂ حطین کی تمام مطبوعات اپنے قریبی کتب خانوں سے طلب کی جاسکتی ہیں!......

''پس ہم پر یہی لازم ہے کہ ہم دینِ اسلام کے لئے اپنے تن من دھن کی بازی لگا دیں، اسلام کی خاطر قتل کر دیئے جائیں، اور اس دین اور اللہ کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو جائیں۔ یہ زندگی آزمائش ہے، جو اس آزمائش سے کامیابی سے نکل گیا اور جنت میں داخل ہو گیا، وہ خوش قسمت ہے اور جو اس سے محروم کر دیا گیا وہ ہر خیر سے محروم ہے''۔

''ہم نے تو شریعت سے یہی سمجھا ہے کہ جو ہم سے لڑے گا ہم اس سے لڑیں گے، جو ہم پر میزائیل داغے گا اور ہمیں قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے، جو ہمارا خون بہائے گا ہم اس کا خون بہائیں گے، جو ہماری عورتوں کو رلائے گا اور ہمارے بچوں کو یتیم کرے گا ان شاء اللہ ہم اس کی عورتوں کو بیوہ اور اولادوں کو یتیم کریں گے''۔

''ہم تو ایک امت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ''مسلمین'' کے نام سے پکارا ہے۔ ہمارا دشمن ایک ہے، ہماری جنگ ایک ہے، ہماری صلح ایک ہے، ہمارا خون ایک ہے اور ہمارا امام ایک ہے۔ مشرق یا مغرب میں قید محض ایک مسلمان عورت کے لئے جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ یہ تو دشمن کی سازش ہے کہ اس نے ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے حتیٰ کے ہمارے فکر وعقیدہ کو بھی منتشر کر دیا ہے''۔